

ریاست اس قابل ہو گئی کہ وہ نادہندہ مقروضوں کے قرض ادا کر سکے تو اس کے بعد مندرجہ بالا صورت باقی نہ رہی۔ دوسری طرف ضرورت مندوں کو قرض دینے پر بہت زیادہ ابھارا گیا ہے۔ غالباً اس کی حکمت یہ ہے کہ معاشرے میں حقیقی ضرورت کے لیے باہمی مدد کا نظام کام کرے۔

اس کی روشنی میں، انتہائی ضرورت ہو تو کریڈٹ کارڈ حاصل کیے جاسکتے ہیں لیکن اس رقم پر سود کا اطلاق شروع ہونے سے پہلے تک کو ادا کی کر دی جائے۔ (م۔۱)

بولی والی کمیٹی: سود کی ایک شکل

س: چند تاجر مل کر اس طرح ”کمیٹی“ ڈالتے ہیں کہ تمام شرکا برابر کی رقم ادا کرتے ہیں۔ اس طرح کل جمع شدہ رقم پانچ لاکھ ہو جاتی ہے اور یہ ہر ماہ کسی ایک کو دے دی جاتی ہے لیکن بذریعہ قرعہ اندازی یا کسی کی ضرورت کے تحت نہیں، بلکہ یہ رقم میز پر رکھ دی جاتی ہے اور ممبران سے کہا جاتا ہے کہ نیلامی کی طرح بولی لگائیں۔ اس طرح جو ممبر سب سے زیادہ بولی لگاتا ہے ”کمیٹی“ کی رقم اس کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ ہر ماہ ایسے ہی چلتا رہتا ہے۔ پہلی دو، تین کمیٹیوں کی بولی ۵۰، ۶۰ ہزار تک پہنچ جاتی ہے جو کہ بعد کے مہینوں میں کم ہوتی چلی جاتی ہے حتیٰ کہ آخری دو یا تین مہینوں میں یہ بولی چار پانچ ہزار سے آگے نہیں بڑھتی۔ اس طرح حاصل ہونے والی بولی کی رقم کو یہ تاجر منافع قرار دیتے ہیں اور تمام شرکا آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ کیا یہ سود ہے؟

ج: کمیٹی کی رقم بولی پر لینا، پانچ لاکھ روپے لے کر اس کے عوض میں ساڑھے پانچ لاکھ روپے واپس کرنا، کھلم کھلا سود ہے۔ کمیٹی کی رقم دراصل قرض ہے جو کمیٹی کا رکن وصول کرنے کے بعد واپس کرتا ہے۔ اگر اس پر اضافی رقم دی جائے گی تو یہ کُل قَرْضٍ جَسْرَ نَفْعًا فَهُوَ رِبَا، ہر قرض جس پر منافع ملے وہ سود ہے“ کے اصول کی روشنی میں سود شمار ہوگی۔ (مولانا عبدالملک)

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)